اُردو

برائے طلباء وطالبات

8

درجہ متوسطہ



تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

اُردو

برائے طلباء وطالبات

درجہ متوسطہ

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

پبلیشرز

تنظیم المدارس اہلسنت (پاکستان)

8-راوی پارک راوی روڈ لاہور پاکستان

042-37731045

سبق نمبر 1	دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر — خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اپنے لیے تو جانور اور پرندے بھی جیتے ہیں۔ اشرف المخلوقات ہونے کے ناتے ہمارا فرض ہے کہ ہم دوسروں کے زیادہ سے زیادہ کام آئیں۔ درحقیقت مخلوق خدا کے کام آنے میں ہی زندگی کا اصل مزہ ہے۔

خوش گوار اور پرسکون زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ افرادِ معاشرہ میں حسنِ سلوک، سخاوت اور ایثار کے جذبات بدرجہ اُتم موجود ہوں۔ ایسا معاشرہ، جس میں ہر انسان دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے، اس زنجیر کی مانند ہوتا ہے جس کی کڑیاں باہم مربوط ہوتی ہیں۔ بصورتِ دیگر معاشرے کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنا اور اس کا مداوا کرنا ایسا فعل ہے جو انسان کو فرشتوں سے بلند اور ممتاز کرتا ہے:

میر درد کے بقول:

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو — ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّ و بیاں

مسلمانوں کی تاریخ، آدابِ معاشرت کے مختلف پہلوؤں مثلاً ہمدردی، سخاوت، محبت، اخوت، ایثار، حسن سلوک اور احترام انسانیت وغیرہ کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کی فطرت میں محبت و ہمدردی کا جذبہ رکھا ہے۔ بعض لوگوں میں یہ جذبہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور وہ فطری طور پر خلوصِ نیت سے زندگی میں قدم قدم پر اس کا بھرپور اظہار بھی کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں خشک سالی کا دور دورہ ہے۔ لوگ شدید قحط میں مبتلا ہیں۔ اسی دوران میں ملکِ شام سے غلے سے لدے ہوئے ایک ہزار اونٹ قطار اندر قطار مدینے کی حدود میں داخل ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے تاجروں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھتے ہیں اور ان کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ ان سب کی یہ خواہش ہے کہ یہ غلہ خرید لیا جائے اور پھر منہ مانگے داموں فروخت کر کے زیادہ سے زیادہ نفع کمایا جائے۔ یہ غلے کے اونٹ حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کے ہیں، جن کا شمار مدینے کے بڑے

تاجروں میں ہوتا ہے۔ مدینے کا ہر تاجر آپ ؓ کے پاس دوڑا آتا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ غلہ خرید لے اور خوب نفع کمائے۔ حضرت عثمان غنی ؓ ہر ایک سے باری باری پوچھتے ہیں کہ وہ کتنا منافع دے گا۔ ہر ایک آپ ؓ کو دوگنا نفع دینے کی پیش کش کرتا ہے۔ اس پر آپ ؓ کہتے ہیں یہ بہت ہی کم ہے، مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ سبھی تاجر حیران ہیں کہ اس قدر منافع کون دے رہا ہے؟ وہ حیران ہو کر آپ ؓ سے پوچھتے ہیں کہ ہم سے پہلے نہ تو کوئی ادھر آیا اور نہ ہی ہم نے کسی کو آتے دیکھا۔ آخر وہ کون ہے جو آپ ؓ کو اس سے بھی زیادہ نفع دے رہا ہے۔

حضرت عثمان غنی ؓ کہتے ہیں کہ وہ میرا اللہ ہے جس نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے، وہ ایک کے بدلے میں دس دے گا۔ یہ جواب سن کر مدینے کے تاجر لاجواب ہو جاتے ہیں۔ انسانی تاریخ میں غنی کے نام سے پہچانی جانے والی اس ہستی نے اس وقت وہ سارا غلہ اللہ کی راہ میں غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا۔ اس ایثار، حسن سلوک اور سخاوت کی کوئی اور مثال کم ہی دستیاب ہوگی۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ تمام صحابہ کرام ؓ نے ہر آڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کی اور ان کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو خدا کی راہ میں مال و دولت دینے کا کہا تو حضرت عمر فاروق ؓ نے فوراً اپنا آدھا مال راہِ خدا میں پیش کر دیا جب کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے تو سخاوت کی بے مثل تاریخ رقم کر دی۔ انہوں نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر رحمتِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ سرور کائنات ﷺ نے جب ان سے پوچھا کہ اے ابوبکر ؓ: گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا: **اللہ** اور **اللہ** کا رسول ﷺ صدیق اکبر ؓ کے اس عمل کی ترجمانی علامہ محمد اقبال یوں کرتے ہیں:

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس — صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

جنگ یرموک میں زخموں سے چور ایک زخمی کو جب ایک شخص پانی پلانے لگا تو اس نے قریب کراہتے ہوئے دوسرے زخمی کو پانی پلانے کا کہا۔ جب پانی پلانے والا دوسرے زخمی کے پاس گیا تو اس نے تیسرے زخمی کو پانی پلانے کا اشارہ کر دیا۔ تیسرے زخمی تک جب پانی پہنچا تو وہ اس اثنا میں شہید ہو چکے تھے۔ پانی پلانے والا واپس دوسرے زخمی کے پاس آیا تو ان کی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ جب

پہلے زخمی کے پاس آیا تو وہ بھی دارِ فانی سے کوچ کر گئے تھے۔

نزع کے عالم اور شدید زخمی حالت میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ ایثار اور قربانی بے مثال ہے۔ اسی طرح ہجرت مدینہ کے موقعے پر انصاری صحابہ نے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم کی جس انداز سے مدد کی، اس کی نظیر ملنا بھی مشکل ہے۔ ان واقعات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم ہر مشکل گھڑی میں اپنے اردگرد بسنے والے انسانوں کی مدد کریں تا کہ ہمارا معاشرہ اور ہماری دنیا محبت اور امن و سکون کا گہوارہ بن جائے۔

ہمیں اپنے اردگرد، گلی محلے میں ضرورت مند نظر آتے ہیں۔ ان کی خاطر خواہ مدد کرنی چاہیے۔ غریبوں، مسکینوں اور اپاہجوں کو کھانا کھلا کر ان کی مدد کی جاسکتی ہے۔ غریب خاندانوں کی مالی مدد کر کے ان کی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے بچے ہیں جو غربت کی وجہ سے سکول نہیں جاسکتے۔ ہم انھیں تعلیم دلوا کر معاشرے کے کارآمد شہری بنا سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت ہو تو ہم دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہوں گے۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھ کر اپنے معاشرے کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ ہمیں جب ایک جماعت سے دوسری جماعت میں ترقی ملتی ہے تو ہم اپنی پچھلی جماعت کی کتابوں کو یا تو اپنے سٹور میں پھینک دیتے ہیں یا رڈی والے کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں۔ اگر ہم ان کتابوں کو نہ بیچیں تو یہ کتابیں ان بچوں کی دی جاسکتی ہیں جو مالی مشکلات کی وجہ سے یہ کتابیں نہیں خرید سکتے۔ اسی طرح ہمارے محلے ہمسائے میں کوئی بیمار ہے اور وہ ہسپتال نہیں جاسکتا تو ہم اس کی ہسپتال جانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ کسی بزرگ یا نابینا کو سڑک پار کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ حصول تعلیم میں کسی طالب علم کی مدد کی جاسکتی ہے۔ کسی حادثے کے دوران زخمیوں کی ابتدائی طبی امداد کے ذریعے ان کی جان بچائی جاسکتی ہے۔ اگر ہمارے پاس مال و دولت ہو تو اس سے بھی دوسروں کی مدد کرنا لازم ہے۔ قرآن کریم میں نیک لوگوں کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے مال میں سے ضرورت مندوں اور مصیبت زدوں پر خرچ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا، خدا اس کی ضرورت پوری کرے گا۔

دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسان کی مدد کر سکتا ہے۔ یہ در حقیقت اپنی ہی مدد ہوتی ہے کیونکہ ہر انسان پر اچھا برا وقت آتا رہتا ہے۔ اگر ایک انسان آڑے وقت میں دوسروں کی مدد کرتا ہے تو پھر جب اس پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو دوسرے بھی اس وقت اس کی مدد کرتے ہیں۔ ہم

ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو دوسرے بھی مشکل گھڑی میں ہماری مدد کریں گے۔ اس سے باہمی بھائی چارے کو فروغ ملے گا اور معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔ دین اسلام بھی ہمیں یہی درس دیتا ہے کہ لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ہر ضرورت مند کی مدد رنگ، نسل، زبان، مذہب اور علاقے کی تفریق کے بغیر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کریں:

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

مشق

۱۔ سبق "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تاجروں نے کتنے نفع کی پیش کش کی تھی؟
(ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو زیادہ سے زیادہ نفع کہاں سے مل رہا تھا؟
(ج) جنگ یرموک میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کس ایثار سے کام لیا؟
(د) ہمیں ایک دوسرے کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟
(ہ) طالب علم ایک دوسرے کی مدد کیسے کرتے ہیں؟
(و) بحیثیت انسان دوسروں کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

۲۔ سبق "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں:

(الف) دوسروں کی ضروریات کا خیال نہ رکھنے سے معاشرے کا شیرازہ:
(۱) ٹوٹ جاتا ہے (۲) خراب ہو جاتا ہے
(۳) بکھر جاتا ہے (۴) گم ہو جاتا ہے

(ب) ملک شام سے غلے کے لدے ہوئے اونٹ مدینے آئے:
(۱) ایک ہزار (۲) دو ہزار
(۳) تین ہزار (۴) چار ہزار

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقعے پر اپنا مال راہ خدا میں پیش کیا:

(۱) ایک چوتھائی (۲) ایک تہائی

(۳) نصف (۴) سارا

(د) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تاجروں نے نفع کی پیش کش کی:

(۱) دوگنا (۲) تین گنا

(۳) چارگنا (۴) دس گنا

(ہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے موقعے پر اپنا مال راہ خدا میں پیش کیا:

(۱) ایک چوتھائی (۲) ایک تہائی

(۳) نصف (۴) سارا

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کر کے لکھیں۔

کارآمد، خاطر خواہ، ایثار، سخاوت، اپاہج، نظیر

۴۔ اس سبق میں مختلف مقامات پر حضرت محمد ﷺ کے لیے درج ذیل مختلف تعظیمی القابات استعمال ہوئے ہیں۔ آپ ان کے معنی تحریر کریں۔

خاتم النبیین ﷺ، رسول اللہ ﷺ، سرور کائنات ﷺ، رحمت دو عالم ﷺ

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

مخلوق، خوش گوار، نرم، بلند، خشک، سخاوت، انسانیت

۶۔ سبق ''درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کے مطابق کالم: الف کے الفاظ کو کالم: ب کے متعلقہ لفظ سے ملائیں۔

کالم: الف	کالم: ب
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ	ذوالنورین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ	پھول
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	صدیق
بلبل	فاروق
زنجیر	انسان
درد دل	قحط
خشک سالی	چراغ
پروانہ	دنیا
دار فانی	کڑیاں

۷۔ سبق ''درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کے مطابق درست اور غلط کی نشاندہی کریں:

۱) اللہ تعالیٰ نے انسان کو درد دل کے واسطے پیدا کیا ہے۔ درست/غلط

۲) دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے انسان کی مدد نہیں کرسکتا۔ درست/غلط

۳) زمین والوں سے مہربانی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربان ہوگا۔ درست/غلط

۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے میں سات دیگا۔

درست/غلط

۵) فتح مکہ کے موقعے پر انصار کی جانب سے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

درست/غلط

۸۔ سبق ''درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

(۱) ہماری تاریخ آداب معاشرت کے مختلف پہلوؤں کی ------------ مثالوں سے بھر پڑی ہے۔

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ بھائیوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ------------ دی۔

(۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ------------ کی بے مثال رقم کی۔

(۴) محبت اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے خلوص نیت سے اسکا ------------ بھی کرتے ہیں۔

(۵) دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا معاشرہ اس زنجیر کی مانند ہوتا ہے،

سوال نمبر 9۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے۔

☆ محاورہ:

محاورے کے لغوی معانی گفتگو اور بات چیت کے ہیں۔ اس کلمے یا کلام کو محاورہ کہتے ہیں جو اہل

زبان کے اسلوب بیان کے مطابق ہو اور اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہو۔
محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے مل کر بنتا ہے۔ مثلاً:

تاریخ رقم کرنا	نچھاور کرنا	روح پرواز کرنا	دار فانی سے کوچ کرنا
خاطر خواہ مدد کرنا قسم کھانا	گھوڑے بیچ کر سونا	پانی پانی کرنا	پانی میں آگ لگانا
دال گلنا	خون سفید ہونا	مٹھی گرم کرنا	

سوال نمبر 10۔ درج ذیل جملوں میں محاورے استعمال ہوئے ہیں۔ آپ ان جملوں میں محاورات کی نشان دہی کریں۔

(الف) وہ امتحان میں نقل کرتا ہوا پکڑا گیا تو شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

(ب) وہ بہت لائق بنتا تھا مگر جب استاد نے پہلا ہی سوال پوچھا تو بغلیں جھانکنے لگا۔

(ج) اوباش بیٹے کی حرکتوں کی وجہ سے باپ کی عزت خاک میں مل گئی۔

(د) وہ بہت بے ایمان آدمی ہے۔ اس نے امدادی فنڈ کا روپیہ کھا کر ڈکار تک نہ لی۔

(ہ) ہم کتنے مزے مزے کی باتیں کر رہے تھے کہ اس نے اچانک آ کر رنگ میں بھنگ ڈال دی۔

(و) خاں صاحب! ایسی بھی کیا مصروفیت کہ آپ دوستوں کے لیے عید کا چاند ہو گئے ہیں۔

سبق نمبر2 | پاکستان کے موسم

اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوقات پر بے شمار احسانات ہیں۔ حیوانوں کو تو شاید اسکا شعور نہ ہو کیونکہ ان کی عقل اور سمجھ بہت کم تر درجے کی ہے۔ لیکن انسانوں کو اپنے خالق کی نعمتوں کا ہمیشہ شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ اپنے ارد گرد کی چیزوں پر نظر ڈالیے: دالیں، سبزیاں، اناج، چاول، طرح طرح کے پھل، پھول، درخت پودے، یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ ان نعمتوں کی پیدائش اور افزائش کے لیے مختلف موسم اور اراضی کی قسمیں بنائی ہیں۔ آم اور کھجور کو میٹھا اور رسیلا بنانے کے لیے گرم موسم بنایا۔ سیب، آلوچہ اور خوبانی جیسے پھل کم میٹھے ہوتے ہیں۔ یہ ایسے انسانوں کے لیے ہیں۔ جو زیادہ میٹھا پسند نہیں کرتے۔ زیادہ مٹھاس پھلوں میں حدت سے پیدا ہوتی ہے اور تھوڑی مٹھاس کے لیے معمولی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیب اور خوبانی وغیرہ سرد پہاڑی علاقوں میں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو چار موسم عطا کیے ہیں: موسم گرما، سرما، بہار اور خزاں۔ ہم چونکہ ان موسموں کے شروع سے عادی ہیں اس لیے ہمیں ان کے تنوع (ورائٹی) کی افادیت کا احساس نہیں۔ جبکہ بعض ممالک مثلاً: سعودی عرب، دبئی اور کویت وغیرہ جا کر چند ماہ رہیں تو آپ کو اپنے ملک کے موسموں کے متنوع ہونے کی اہمیت معلوم ہوگی۔ دبئی، قطر اور کویت وغیرہ میں سارا سال موسم گرم رہتا ہے۔ شام کو بھی کھلی فضا میں نکلنے کو دل نہیں چاہتا، کیونکہ اس وقت بھی گرمی ہوتی ہے۔ ملائشیا اور انڈونیشیا میں بارہ مہینے بارش ہوتی ہے۔ جسکی وجہ سے دبئی اور قطر جیسی گرمی تو نہیں ہوتی لیکن حبس پیدا ہو جاتا ہے۔ پنکھے کے نیچے بھی پسینہ خشک نہیں ہوتا۔ انگلستان میں سارا سال سردی پڑتی ہے۔ برف باری ہوتی رہتی ہے یا پھر بارش برستی رہتی ہے۔ مسلسل سردی کے سبب وہاں کے اکثر باشندوں کے جوڑوں میں درد رہنے لگتا ہے۔ وہاں گھر سے نکلتے وقت برساتی پاس رکھنی پڑتی ہے کیونکہ پتا نہیں کب بارش ہونے لگے اور آپ سر سے پاؤں تک بھیگ کر ٹھٹھرنے لگیں۔

آپ نے وہ ضرب المثل تو سنی ہوگی کہ گھر کی مرغی، دال برابر۔۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ جو نعمت عام

ہو، آسانی سے میسّر ہو، اسکی قدر نہیں ہوتی۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمیں بلاانقطاع بجلی میسّر تھی۔ تب ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔

ہر موسم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ موسموں کا بدل بدل کر آنا جو لطف دیتا ہے، اسکی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ موسم گرما کا اپنا لطف ہے قلفیاں، فالودے اور شربت سے لطف اٹھایا جاتا ہے۔ لیموں کی میٹھی یا نمکین سکنجبین کے مزے اڑائے جاتے ہیں۔ آم کھائے جاتے ہیں۔ خربوزے اور تربوز اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ بچے بڑے مزے مزے سے مختلف ذائقوں کی آئس کریم کھاتے ہیں۔ گھنے درختوں کے نیچے بیٹھ کر کھلی ہوا کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ابھی موسم گرما جوبن پر ہوتا ہے کہ بادل آجاتے ہیں، تیز ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر سیاہ بادل چھا جاتے ہیں۔ کبھی تیز کبھی ہلکی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ جو بعض اوقات چار چار پانچ پانچ دن جاری رہتی ہے۔ گلیاں اور بازار بارش کے پانی سے ندی نالے بن جاتے ہیں۔ جامن اور فالسہ بیچنے والوں کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس بھیگے بھیگے موسم میں پکوڑے بڑا لطف دیتے ہیں، چنانچہ ان کے تلے جانے کی خوشبو سے گھر مہک اٹھتے ہیں۔ بارش اپنا رنگ دکھا کر موسم گرما کو برسات کا چولا پہنا دیتی ہے۔ ستمبر کے آخر تک گرما اور برسات مل جل کر چلتے ہیں، کبھی کڑاکے کی دھوپ، کبھی موسلا دھار بارش، ستمبر کے آخر میں موسم آہستہ آہستہ پلٹا کھانا شروع کرتا ہے، ہوا میں خنکی آجاتی ہے۔ نومبر میں سردی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ گرمی اور سردی کے درمیانی موسم کو خزاں کہتے ہیں۔ گرمی درختوں اور پودوں کو بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ برسات سے سرسبزی اور ہریالی میں اضافہ ہوتا ہے، ہر طرف پانی نظر آتا ہے یا ہریالی۔ خزاں کی آمد سے سبزے اور پودوں کی افزائش رک جاتی ہے۔ جیسے جیسے خزاں اپنا رنگ جماتی ہے، پتوں کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ کمزور پڑ کر شاخوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ خزاں کے بعد جب سردی کا زور شروع ہوتا ہے تو درختوں پر پتوں کے نام کی کوئی شے باقی نہیں ہوتی۔ انکے تنے اور شاخیں ایسے بدصورت نظر آتے ہیں، جیسے جھلس کر رہ گئے ہوں۔ سردی کی ٹھنڈی ہوا درختوں کے حق میں جھلسا دینے والی لُو سے بھی بدتر ہوتی ہے۔

موسم سرما درختوں، پودوں اور پتوں کے ساتھ جو سلوک بھی کرے لیکن گرمی کی لو اور برسات کے حبس کے مارے ہوئے انسان اس کا بہت خوش دلی سے استقبال کرتے ہیں۔ باریک کپڑے صندوقوں

اور الماریوں میں رکھ دیتے ہیں اور موٹے اور گرم کپڑے نکال لیے جاتے ہیں۔ انگیٹھیوں اور ہیٹروں کا استعمال شروع ہو جاتا ہے۔ لوگ لحافوں میں دب جاتے ہیں۔ پستہ، بادام، اخروٹ اور چلغوزے کا استعمال عام ہو جاتا ہے۔ جو کم آمدن والے یہ مہنگی چیزیں نہیں خرید سکتے، وہ گرم گرم خستہ چنوں اور مونگ پھلی سے کام و دہن کی تواضع کرتے ہیں۔ اللہ بڑا کریم اور مہربان ہے۔ اس نے ایسی سستی اشیاء بھی پیدا کی ہیں جو اپنی غذائیت اور افادیت میں مہنگی اشیاء سے کسی اعتبار سے کم نہیں۔

سردیوں میں بھنی ہوئی اشیاء کھانے اور یخنی پینے کا اپنا ہی لطف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو مختلف موسموں کے ساتھ اراضی بھی متنوع عطا کی ہے۔ پنجاب اور سندھ کا بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے اور بلوچستان، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کا علاقہ پہاڑی اور پتھریلا ہے۔ یہاں ایسے بلند و بالا پہاڑ ہیں جن کی چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ موسم سرما میں اگر آپ کا دل برف باری دیکھنے کا خواہاں ہو تو آپ پنجاب کے پہاڑی علاقے مری کے علاوہ خیبر پختونخوا کے علاقے نتھیا گلی یا بلتستان کے شہر سکردو جا سکتے ہیں۔ دور دور تک ریت دیکھنے کی آرزو ہو تو پنجاب کے جنوبی علاقے چولستان یا سندھ کے صحرائے تھر کی طرف چلے جایئے۔ گرمیوں میں تو ان ریگستانی علاقوں کی سیاحت تکلیف دہ ہوگی البتہ سردیوں میں یہاں موسم معتدل ہوتا ہے۔

موسم سرما کا زور بالعموم فروری میں ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی موسم بہار کے آغاز کے دن ہوتے ہیں مارچ کے آخر تک عام طور پر موسم میں اعتدال رہتا ہے۔ اپریل میں پھر گرمی پڑنا شروع ہو جاتی ہے پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں بہار کا موسم مختصر عرصے کیلئے آتا ہے۔ لیکن اس کی آمد کے ساتھ ہی طرح طرح کے رنگوں اور خوشبوؤں کے پھول ہر طرف اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ بہار میں باغوں

اور پارکوں کی رونق اپنے عروج پر ہوتی ہے اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ؒ کا یہ شعر بے اختیار زبان پر آجاتا ہے:

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اودے اودے نیلے نیلے پیلے پیلے پیرہن

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو موسموں کا ایسا حسن اور زمین کا ایسا تنوع بخشا ہے کہ یہاں ہر فصل پیدا ہوتی ہے، ہر طرح کی آب و ہوا پائی جاتی ہے اور دنیا کی کون سی نعمت ہے جو یہاں موجود نہیں۔

مشق

۱۔ سبق ''پاکستان کے موسم'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔
(الف) موسم گرما میں کن چیزوں سے لطف اٹھایا جاتا ہے؟
(ب) زیادہ آمدن والے کون سی چیزوں سے لطف اٹھاتے ہیں؟
(ج) موسم سرما میں برف باری دیکھنے کے لیے آپ کن علاقوں کا رخ کرتے ہیں؟
(د) کن ممالک میں تقریباً بارہ مہینے بارش ہوتی ہے؟
(ہ) موسم سرما کا زور بالعموم کب ٹوٹ جاتا ہے؟

۲۔ سبق ''پاکستان کے موسم'' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی کریں:
(الف) جامن اور فالسہ بیچنے والوں کی صدا بلند ہونا شروع ہو جاتی ہے:
(۱) گرمیوں کی بارشوں میں (۲) دسمبر جنوری کے مہینوں میں
(۳) ستمبر اکتوبر کے مہینوں میں (۴) سردیوں کی بارشوں میں
(ب) سردی کا آغاز ہو جاتا ہے:
(۱) جون سے (۲) جنوری سے (۳) نومبر سے (۴) ستمبر سے
(ج) گھر کی مرغی:
(۱) آلو برابر (۲) بھنڈی برابر (۳) دال برابر (۴) ٹماٹر برابر
(د) بارش کے پانی سے گلیاں بازار بن جاتے ہیں:
(۱) سمندر (۲) جھیلیں (۳) تالاب (۴) ندی نالے
(ہ) سبزے اور پودوں کی افزائش رک جاتی ہے:
(۱) برسات کی آمد سے (۲) حبس کی آمد سے
(۳) خزاں کی آمد سے (۴) گرمی کی آمد سے

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:
خنکی، اُودے اُودے، بادِ صبح، سیاحت، زرخیز

۴۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:
مخلوق، نعمت، شجر، باغ، فائدہ، شے، موسم، شاخ،

۵۔ سبق ''پاکستان کے موسم'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:
(الف) اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر بے شمار ۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔
(ب) آم اور کھجور کو میٹھا اور رَسیلا بنانے کے لیے ۔۔۔۔۔۔۔ موسم بنایا۔
(ج) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے موسموں کو ایسا تنوع بخشا ہے کہ یہاں پر ۔۔۔۔۔۔ پیدا ہوتی ہے
(د) اُودے اُودے نیلے نیلے ۔۔۔۔۔۔۔۔ پیرہن
(ہ) دنیا کی کون سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے، جو یہاں نہیں۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کریں:
اعتدال، کوشش، محنت، غذائیت، افزائش، تنوع، خلوص، بہار، نظر

۷۔ نیچے دیئے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:
الفاظ:
بہار، گرم، کم تر، زمین، نفع بخش، عمومی
متضاد:

۸۔ سبق ''پاکستان کے موسم'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی کریں:
(الف) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو پانچ موسم عطا کیے ہیں۔ درست، غلط
(ب) گرمی کے موسم کا مارا ہوا انسان موسم سرما کا خوش دلی سے استقبال کرتا ہے۔ درست، غلط
(ج) موسم سرما میں پستہ، بادام، اخروٹ اور چلغوزے کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ درست، غلط
(د) پنجاب اور سندھ کا بیشتر علاقہ زرخیز اور میدانی ہے۔ درست، غلط
(ہ) سردیوں میں بھنی ہوئی اشیا کھانے اور یخنی پینے کا لطف نہیں ہے۔ درست، غلط

۹۔ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں:

کالم: الف	کالم: ب
چار گول کیے گئے۔	
نظم پڑھی جاتی ہے۔	
شکوہ کیا گیا۔	
تالا توڑا گیا۔	
صفائی کی جائے گی۔	

سبق نمبر3	حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

یہ دنیا خیر وشر کی لاتعداد مثالوں سے بھری پڑی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں خیر کی بھی متعدد مثالیں موجود ہیں اور شر کی مثالوں کی تعداد بھی کسی طور کم نہیں ہے۔یاد رکھنا چاہیے کہ شر کی مثالیں محض اس لیے محفوظ رکھی گئی ہیں تاکہ لوگ ان سے عبرت پکڑیں اور بھلائی اور نیکی کا راستہ اختیار کریں۔یہ بات نہایت اہم ہے کہ اگر کوئی انسان اپنی ذاتی صفات کی بنیاد پر زندہ وسلامت ہے، تو اس کی وجہ اسکے اعمال خیر ہیں۔خیر، ایک چراغ ہے، جو جہالت، گمراہی، خودغرضی، ظلم اور ہوس پرستی کے اندھیروں میں ہدایت، سلامتی، سکھ اور محبت کی روشنی پھیلانے کی ضمانت ہے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ بھی خیر کے ایسے ہی نمائندہ اور روشنی کے ایسے چراغ تھے۔

حضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، یکے بعد دیگر مسلمانوں کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ان چاروں خلفاء کا دور، عہد رسالت کے بعد امن، سلامتی، عدل وانصاف اور اسلامی احکامات کے نفاذ کا بہترین دور ہے۔تاریخ اسلام میں یہ عرصہ خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔اسکے بعد کچھ عرصہ انتشار اور بدامنی کا زمانہ رہا، حتیٰ کہ واقعۂ کربلا جیسا اندوہناک واقعہ بھی اسی زمانے میں پیش آیا۔تاہم اسلام کو پھر ایک ایسا متقی انسان خلیفۂ راشد کے طور پر میسر آیا کہ جس نے خلافت راشدہ کے دور کی یاد تازہ کردی۔یہی وجہ ہے کہ ان کے عہد خلافت کو خلافت راشدہ کے دور ہی کی توسیع کہا گیا اور عمدہ حکمرانی کی وجہ سے انہیں حضرت عمر فاروق ؓ سے تشبیہ دیتے ہوئے "عمر ثانی" کا خطاب بھی دیا گیا۔یہ ہستی تاریخ اسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ ۶۸۱ عیسوی (بمطابق: ۶۱ ہجری) میں مدینہ منورہ میں بنوامیہ کے شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔آپ ؓ کی والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروق ؓ کی پوتی تھیں۔آپ ؓ خلیفہ عبدالملک بن مروان کے بھتیجے اور داماد تھے۔آپ ؓ تقریباً چالیس برس کی عمر میں ۷۲۱ عیسوی

(بمطابق: ۱۰۱ ہجری) میں وفات پائی۔آپ ؓ نے دنیا میں ظاہری طور پر بہت مختصر عمر پائی، مگر اپنے ایمان، سچائی، انصاف پروری، دین داری، رحم دلی اور لازوال اخلاقی جرأتوں کی وجہ سے ابدی زندگی سے نوازے گئے۔آپ ؓ کی خدمات، اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہیں۔

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے آئندہ خلیفہ نامزد کر دیا اور اسکے حق میں لوگوں سے بیعت بھی لے لی، مگر اسکا نام صیغۂ راز میں رکھا گیا۔سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد جب وصیت کھولی گئی تو اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا نام درج تھا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے اس وصیت پر یہ کہہ کر عمل کرنے سے انکار کردیا کہ مجھے عام مسلمانوں کی مرضی اور رائے جانے بغیر وصیت کر کے خلیفہ مقرر کیا گیا ہے، جو اسلامی اصولوں کے سراسر خلاف اور ملوکیت کی نشانی ہے۔لوگ جسے چاہیں، اپنا خلیفہ منتخب کرلیں تاہم لوگوں نے آپؒ ہی کو اپنا خلیفہ منتخب کرلیا۔اس موقعے پر آپ ؓ نے تاریخ ساز خطبہ دیتے ہوئے کہا:

"جو شخص خدا کی اطاعت کرے، اسکی اطاعت واجب ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرے اسکی فرماں برداری واجب نہیں ہے۔جب تک میں خدا کی اطاعت کروں؛ میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے۔"

خلیفہ منتخب ہونے سے قبل آپ ؓ بھی بنوامیہ کے شہزادوں اور روسا وامراء کی طرح فارغ البالی کی زندگی گزارتے تھے۔اسکی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ جو لباس آپ ایک بار پہن لیتے، دوبارہ زیب تن نہ کرتے، مگر قربان جائیے کہ جب مسلمانوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ کو خلافت کی ذمہ داری کا اہل سمجھا، تو آپ ؓ صرف ایک رات میں ہی بالکل بدل گئے، امیرانہ لباس اور شاہی طور طریقے روک کر کے فقیری اختیار کرلی اور پرہیزگاری کی ایسی نادر مثال قائم کی کہ امت مسلمہ آج تک ایسے کسی دوسرے حکمران کو ترس رہی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ سے پہلے بنوامیہ کے جتنے بھی لوگ حاکم بنے تھے، انھوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی خزانہ بنالیا اور لوگوں سے مال چھین کر اپنے عیش وآرام پر خرچ کرتے رہے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے خلیفۃ المسلمین بننے کے بعد نہ صرف اپنا سارا مال واسباب بیت المال میں جمع

کروادیا۔ بلکہ اپنی بیوی کے سارے زیورات بھی حکومت کے خزانے کی نذر کردیے۔ آپؒ کی بیوی جوایک خلیفہ کی بیٹی اوراب ایک خلیفہ کی بیوی تھیں، چاہتیں توحکم ماننے سے انکار کردیتیں، مگر آفرین ہے کہ انھوں نے بھی اپنے جہیز میں ملے ہوئے تمام زیورات اور جواہر ریاست کے خزانے میں جمع کروادیے۔ دراصل یہ تقویٰ کا راستہ ہے، جسے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اختیار کیا، کیوں کہ آپؒ جانتے تھے کہ یہ مال ومتاع جوان کے پاس ہے، ان کے بڑوں نے ظلم کرکے اکٹھا کیا ہے۔

اپنا عملی نمونہ پیش کرنے کے بعد آپؒ نے اپنے تمام رشتہ داروں اور بنوامیہ کے سرداروں سے لوگوں کا چھینا ہوا مال واپس لیا۔ بنوامیہ کے پاس جوناجائز دولت، جاگیریں اور دوسروں سے چھینی ہوئی زمینیں تھیں، وہ بھی واپس لیں اورانہیں اصل حق داروں کے حوالے کردیا۔

بیت المال سے خرچ کے معاملے میں، آپؒ نے سخت اصول بنائے اوران پر سختی سے عمل کیا۔ معمولی سی غلطی پر بھی سخت باز پرس کی جاتی۔ آپؒ نے بیت المال کا سرمایہ کبھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کیا۔ کبھی ذاتی کام کیلئے چراغ میں سرکاری تیل استعمال نہ کیا۔ سلطنت کا خزانہ صرف عوام کی فلاح و بہبود کیلئے وقف رکھا۔ سرکاری اخراجات کوکم کرنے کیلئے آپؒ نے عمدہ اورنفیس کاغذوں اور موٹے قلم کا استعمال بند کرادیا۔ آپؒ سے پہلے بیت المال کی آمدن میں اضافے کے لیے نومسلموں سے بھی جزیہ لینے کا چلن تھا، آپؒ نے اسکی ممانعت کردی۔

بنوامیہ کے حکمرانوں نے حاکم ومحکوم میں ایک سماجی تفریق پیدا کردی تھی۔ آپؒ نے وہ امتیاز ختم کرکے سماجی مساوات اورعدل وانصاف کی راہ ہموار کی۔ آپؒ نے ملازموں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے روک دیا، حتی کہ ملازموں کے برابر بیٹھتے اوران کی خدمت کرکے خوش ہوتے تھے۔

سادگی، عجز وانکساراور پرہیز گاری کا یہ عالم تھا کہ جب ایک دفعہ آپؒ سخت بیمار تھے، تو آپ نے ایک میلا کرتا پہن رکھا ہوتا تھا۔ لوگ آپؒ کی عیادت کی غرض سے آیا کرتے تو آپ اسی میلے کرتے میں لوگوں سے ملتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر آپ کی بیوی کے بھائی نے اپنی بہن سے کہا کہ آپؒ کا کُرتا بدل دیا جائے تو آپؒ کی بیوی نے کہا: خدا کی قسم! ان کے پاس اسکے علاوہ کوئی دوسرا کرتا نہیں ہے۔ ذرا سوچیے! یہ ایک ایسے شخص کے تقویٰ کا ذکر ہے، جو خلیفۃ المسلمین بننے سے پہلے ایک بار پہنا ہوا لباس دوسری بار پہننا گوارا نہ کرتا تھا۔ سچ ہے کہ احکام الٰہیہ کو وہی شخص دوسروں پر لاگو

کرسکتا ہے، جوخود اپنے اوپر انہیں لاگو کرسکتا ہو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی اصلاحات سے جہاں عام لوگ خوش تھے، وہاں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے رشتہ دار اور بنوامیہ کے طبقے کے امراء آپؒ سے سخت ناخوش اور نالاں تھے، اس لیے وہ تمام آپؒ کی مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے۔ سچا اور خدا ترس انسان، برے لوگوں سے برداشت نہیں ہوتا، سوآپؒ کے مخالفین نے آپؒ کو قتل کرنے کی گھناؤنی سازش کی۔ انہوں نے آپ کے ایک خادم کو ایک ہزار اشرفیوں کا لالچ دے کر اپنی سازش میں شریک کرلیا اوراسکے ہاتھوں آپؒ کو زہر دلوادیا۔ بستر مرگ پر جب آپؒ نے اس خادم سے حقیقت حال دریافت کی تو اس نے سب کچھ سچ سچ بتادیا۔ آپؒ نے اسے معاف کردیا اور کہا کہ اشرفیاں بیت المال میں جمع کروادو اور میرے مرنے سے پہلے یہاں سے بھاگ جاؤ، ورنہ یہاں کے لوگ تمہیں مار ڈالیں گے۔ بالآخر وہ زہر جان لیوا ثابت ہوا اور آپؒ دارفانی سے کوچ کرگئے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کے درجات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مختصر عہد خلافت میں اخلاقی جرأتوں کی ایک لازوال مثال قائم کی۔ آپؒ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام بجالانے میں بندوں سے نہیں ڈرے، بلکہ بندوں کے مالک حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔ آپؒ نے عمل خیر انجام دیا اور عمل خیر ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی زندگی کے واقعات تاریخ اسلام کے اوراق میں زندہ محفوظ ہیں۔

مشق

ا۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) شر کی مثالیں کس لیے محفوظ رکھی گئی ہیں۔

(ب) خلفائے راشدین کے دور کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ج) عمر ثانیؒ کا خطاب کس کو دیا گیا؟

(د) خلیفہ منتخب ہونے سے قبل عمر بن عبدالعزیزؒ کس طرح کی زندگی گزار رہے تھے؟

(ہ) احکام الٰہیہ کو کون شخص دوسروں پر لاگو کرسکتا ہے؟

سوال نمبر 2۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں

(الف) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے:

(ا) مکہ مکرمہ میں (۲) مدینہ منورہ میں (۳) یمن میں (۴) کوفہ میں

(ب) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فوت ہوئے:

(ا) تقریباً انتالیس برس کی عمر میں (۲) تقریباً چالیس برس کی عمر میں

(۳) تقریباً اکتالیس برس کی عمر میں (۴) تقریباً بیالیس برس کی عمر میں

(ج) پانچواں خلیفہ کہا جاتا ہے:

(ا) حضرت بلال حبشیؓ کو (۲) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو

(۳) حضرت ابوذر غفاریؓ کو (۴) حضرت سلمان فارسیؓ کو

(د) سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد جب وصیت کھولی گئی تو اس میں درج تھا:

(ا) اس کا اپنا نام (۲) غلام کا نام

(۳) اویس کا نام (۴) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا نام

(ہ) جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو آپؒ نے بیت المال میں اپنا مال جمع کرا دیا:

(ا) ایک چوتھائی (۲) آدھا

(۳) تین چوتھائی (۴) سارا

(و) جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بیمار تھے تو آپؒ نے پہن رکھا تھا:

(ا) عبا (۲) چوغہ

(۳) میلا کرتہ (۴) صاف کرتا

سوال نمبر 3۔ درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیں:

خیر و شر، عبرت پکڑنا، اعمال، مال و متاع، وقف کرنا، نادر

سوال نمبر 4۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق الفاظ کو ان کے متضاد الفاظ سے ملائیں۔

الفاظ: گمراہی عدل خیر سچائی ابدی میلا

متضاد: مختصر شر اُجلا ہدایت جھوٹ ظلم

سوال نمبر 5۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) یہ دنیا خیر و شر کی لاتعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھری پڑی ہے۔

(ب) انہیں حضرت عمر فاروقؓ سے تشبیہ دیتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا خطاب بھی دیا گیا۔

(ج) یہ ہستی تاریخِ اسلام میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نام سے۔۔۔۔۔۔۔ جاتی ہے۔

(د) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو والدہ ماجدہ حضرت عمر فاروقؓ کی۔۔۔۔۔۔۔۔ تھیں

(ہ) جب تک میں خدا کی اطاعت کروں: میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرو۔

سوال نمبر 6۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

شک، مثال، صفت، عمل، خلیفہ، خدمت، اصل، امتیاز، غلطی

سوال نمبر 7۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:۔

جہالت، خودغرضی، میسر آنا، وصیت، پیش پیش، اطاعت، دل دادہ

سوال نمبر 8۔ سبق ''حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔

(الف) عملِ خیر ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ درست/غلط

(ب) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیت المال کا پیسہ اپنی ذات پر خرچ کیا۔ درست/غلط

(ج) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے ملازموں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے روک دیا۔ درست/غلط

(د) بنوامیہ کے طبقے کے امراء آپؒ سے سخت ناخوش اور نالاں تھے۔ درست/غلط

(ہ) اسلام کا خلیفہ منتخب ہونے سے قبل آپؒ فقیری کی زندگی گزارتے تھے۔ درست/غلط

سوال نمبر 9۔ مندرجہ ذیل سابقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں:

شمار	سابقے	الفاظ
(الف)	خوش	
(ب)	ہم	
(ج)	بے	
(د)	نا	

ادب کی اہمیت	سبق نمبر4

ادب عربی زبان کا لفظ ہے۔اسکا مطلب ہے: حیرت انگیز چیز۔عادت اور طرز عمل کا ایسا معیار جوداد کے قابل ہو۔''اردو انسائیکلوپیڈیا، دائرہ معارف اسلامیہ'' کی جلد دوم میں اسکی وضاحت یوں کی گئی ہے:

''اپنے قدیم ترین مفہوم میں اسے سنت کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔یعنی عادت، موروثی معیار، طرز عمل، دستور، جوانسان اپنے آباؤاجداد اور ایسے بزرگوں سے حاصل کرتا ہے، جنہیں قابل تقلید سمجھا جاتا ہے۔''

وقت گزرنے کے ساتھ اس لفظ کے معانی میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔پھر یہ لفظ توازن، حسن ترتیب، شائستگی، خوش خلقی اور اعلیٰ روحانی صفات کی عکاسی کے طور پر بھی استعمال ہونے لگا۔بنوامیہ کے دور میں یہ لفظ شاعری اور علمی اور ادبی تحریروں کے لیے رائج ہو گیا۔عباسی دور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔پہلی صدی ہجری میں ادب کو درج بالا معانی کے ساتھ ''علم'' کے لیے بھی برتا جانے لگا۔

لفظ ادب دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ایک معنی میں یہ دوسروں کی عزت، تکریم، احترام کیلئے استعمال ہوتا ہے، یعنی:Respect کہتے ہیں: باادب، بانصیب۔

دوسرے معنوں میں ادب وہ ہے، جس میں انسانی زندگی کا اور اس سے وابستہ ہر شے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔یہ تحریر ایسی ہوتی ہے، جسے پڑھ کر نہ تو اکتاہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی پڑھنے والے پر کوئی ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔بلکہ ایسی تحریر پڑھ کر انسان اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔

ادب، تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے اور اسکے لیے زبان پر عبور ہونا لازم ہے۔یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ ادب دنیا کی ہر زبان میں تخلیق ہوتا ہے۔عربی، فارسی، چینی، جرمن، انگریزی، پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو، براہوی غرض دنیا کی ہر زبان میں ادب موجود ہے۔

ہر لکھی ہوئی چیز کو متن (Text) کہا جاتا ہے، تاہم ہر لکھی ہوئی تحریر ادب نہیں کہلاتی، کچھ تحریریں ادبی ہوتی ہیں اور کچھ غیر ادبی۔سائنسی، جغرافیائی، نفسیاتی، معاشرتی تحریریں، اخباری خبریں اور صحافتی کالم غیر ادبی تحریروں میں شمار ہوتے ہیں۔جبکہ ادبی تحریر وہ ہوتی ہے، جس میں حقائق کے ساتھ ساتھ جذبات واحساسات کا باہمی ملاپ ہو۔انگریزی میں ادب کو(Literature) کہا جاتا ہے۔

ادب کی دو اقسام بنیادی حیثیت کی حامل ہیں: شاعری اور نثر۔شاعری کی ضمنی اقسام نظم، غزل، قصیدہ، مرثیہ، اور رباعی وغیرہ ہیں۔جب کہ نثر میں افسانہ، کہانی، ناول، ڈراما، مضمون، آپ بیتی اور سفر نامہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ادب کا بنیادی مقصد انسانوں کو ذہنی طور پر آسودگی اور خوشی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ایک ادیب یا شاعر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو اپنی تحریروں کے ذریعے سے محفوظ کرے اور معاشرے کی صورتِ حال کو اپنے انداز میں بیان کرے۔

ادب دراصل معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے۔معاشرے میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ادب اسے مختلف اصناف کے ذریعے سے ہمارے سامنے لاتا ہے، جس سے معاشرے کا اصل چہرہ اور حقائق ہمارے سامنے منکشف ہوتے ہیں۔ادب کا مطالعہ انسانوں کو جہاں دنیا کے حالات وواقعات سے آگاہ کرتا ہے، وہیں ان حالات سے سبق دے کر اصلاح اور بہتری کی صورت پیدا کرتا ہے۔ادب کا مطالعہ اچھے اور برے میں تمیز کرنا سکھاتا ہے، نیک وبد کے فرق کو واضح کرتا ہے۔معاشرے کی اچھی بری اقدار کو پرکھنے میں مدد دیتا ہے اور یہ پرکھ انسان کو زندگی کے صحیح رخ کیطرف راہنمائی میں مدد دیتی ہے۔

سائنسی علوم میں بنیادی مقصد نئی نئی ایجادات اور دریافتیں ہیں جن کے ذریعے سے دنیا کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور زندگی گزارنے کے نت نئے وسائل مہیا کیے جاتے ہیں۔سائنسی علوم انسانوں کو روزمرہ زندگی گزارنے کے آداب اور طریقوں سے آگاہ نہیں کرتے، کیوں کہ یہ ان کے دائرۂ کار سے باہر ہیں، یہ کام ادب کرتا ہے اور انسانوں کو روزمرہ زندگی گزارنے کے آداب سے آشنا کرتا ہے۔ادب کی افادیت واہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ تھکے ماندہ ذہنوں کو اس کے مطالعے سے فروشادمانی میسر آتی ہے اور انسان ادب کے مطالعے کے بعد پھر سے تازہ دم ہو کر امور زندگی نبٹانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ادب انسانی معاشرے میں بہترین اقدار کی پاس داری کی ضمانت ہے۔ادب کے مطالعے سے ہم خیر اور شر میں تمیز کرنے کے اہل ہوتے ہیں اور معاشرتی تقاضوں کو سمجھتے ہوئے بہتر زندگی گزارنے کے

اصول سے آگاہ رہتے ہیں۔ اگر ادب نہ ہو تو معاشرہ محض مشینی انداز اختیار کرلے اور زندگی کی عام خوشیاں انسان سے دور ہو جائیں۔

علامہ محمد اقبال نے اسی حوالے سے کہا ہے:

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت　　احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے نزدیک تر رکھتا ہے۔ معاشرے اور انسانی زندگی کے باقی اور سلامت رہنے کا ضامن ہے اگر انسانی معاشرہ ادب سے روگردانی اختیار کرے گا تو انسان کے لیے اس دنیا میں سکون سے زندگی بسر کرنا دشوار ہو جائے گا۔

مشق

سوال نمبر 1۔ سبق ''ادب کی اہمیت'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) غیر ادبی تحریر کون سی ہوتی ہیں؟　　(ب) ادبی تحریریں کون سی ہوتی ہیں؟

(ج) اردو انسائیکلوپیڈیا، ''دائرہ معارفِ اسلامیہ'' میں ادب کی کیا تعریف کی گئی ہے؟

(د) ادب کا مطالعہ ہمیں کن چیزوں میں فرق کرنا سکھاتا ہے؟

(ہ) بنوامیہ کے دور میں ادب کا لفظ کن معانی میں رائج ہوا؟

سوال نمبر 2۔ سبق ''ادب کی اہمیت'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) ادب لفظ ہے:

(۱) اردو زبان کا　　(۲) فارسی زبان کا

(۳) عربی زبان کا　　(۴) ترکی زبان کا

(ب) دائرہ معارفِ اسلامیہ کتاب ہے:

(۱) سوانح عمری　　(۲) ناول

(۳) ڈراما　　(۴) انسائیکلوپیڈیا

(ج) ہر لکھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں:

(۱) نثر　　(۲) متن

(۳) متن　　(۴) شاعری

(د) لفظ ادب علم کے طور پر برتا جانے لگا:

(۱) پہلی صدی ہجری میں　　(۲) دوسری صدی ہجری میں

(۳) تیسری صدی ہجری میں　　(۴) زمانہ جاہلیت میں

(ہ) ادب بنیادی طور پر فراہم کرتا ہے:

(۱) رنج و غم　　(۲) آسودگی و خوشی

(۳) پشیمانی و ملال　　(۴) مال و دولت

(و) روزمرہ زندگی گزارنے کے آداب سے آشنا کرتا ہے:

(۱) سائنسی علم　　(۲) نئی نئی ایجادات

(۳) ادب　　(۴) مشینیں

سوال نمبر 3۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

معارف، سنت، عبور، تکریم، آسودگی، اصلاح، ارتقا، روگردانی

سوال نمبر 4۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

مفہوم، علم، متن، احساس، جذبہ، دور، شے، قدر، صفت

سوال نمبر 5۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

شائستگی، تمیز، ادب، حیرت انگیز، آباؤاجداد، اکتاہٹ، آسودگی، خیر و شر، احساس مروت

سوال نمبر 6۔ سبق ''ادب کی اہمیت'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(۱) ادب ---------- زبان کا لفظ ہے۔

(۲) ---------- دور میں ادب کو تہذیب اور شہری زندگی کی شائستگی کے لیے استعمال کیا گیا۔

(۳) ہر لکھی ہوئی چیز کو ---------- کہتے ہیں۔

(۴) ادب کے مطالعے سے ہم خیر اور شر میں ---------- تمیز کرنے کے اہل

ہوتے ہیں۔

(۵) ادب انسانی معاشرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے نزدیک تر رکھتا ہے۔

سوال نمبر 7۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر صحیح تلفظ واضح کریں۔

معارف، تقلید، صفت، متن، عبور، مطالعہ، نثر، امور، لطف

سوال نمبر 8۔ سبق ''ادب کی اہمیت'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔

(الف) ادب غیر تخلیقی زبان سے وجود میں آتا ہے۔ درست/غلط

(ب) یہ لفظ زمانہ جاہلیت سے اب تک استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ درست/غلط

(ج) شاعری اور نثر ادب کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ درست،غلط

(د) ادب انسانی معاشرے کو انسانیت سے دور کر دیتا ہے۔ درست،غلط

(ہ) ''دائرہ معارف اسلامیہ'' اردو انسائیکلو پیڈیا ہے درست،غلط

سوال نمبر 9۔ متن میں دیے گئے ''علامہ محمد اقبال ؒ'' کے شعر تشریح کریں۔

سوال نمبر 10۔ ہیڈ ماسٹر/ہیڈ مسٹریس کے نام، غیر حاضری کی بنیاد پر سکول سے نام خارج ہونے صورت میں دوبارہ داخلے کے لیے درخواست تحریر کریں۔

سوال نمبر 11۔ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں۔

کالم:الف	کالم:ب
درخت کٹ گیا۔	
کرسی بنائی جاتی ہے۔	
سیر کی جائے گی۔	
تقریر ہو گی۔	
اچھی گفتگو کی جا رہی ہے۔	

سبق نمبر5	مل کے رہو

ساری دنیا کے لیے ، پیار کی پہچان بنو
جس پہ اللہ کرے ناز وہ انسان بنو
کتنی قربانیاں دے کے، یہ وطن پایا ہے
پھول اجڑے ہیں ہزاروں تو چمن پایا ہے
یہ چمن ، اپنے ہی ہاتھوں سے نہ برباد کرو
اس میں شامل ہے شہیدوں کا لہو یاد کرو
تم، جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے
ملک ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے
قوم وملت کی نہ رسوائی کا سامان بنو
ساری دنیا کے لیے ، پیارکی پہچان بنو
ایک ہم سب کا خدا ، ایک ہمارا ہے رسول ﷺ
رنجشیں بھول کے، اپناؤ محبت کے اصول
ایک ہی باغ کے پھولوں کی طرح کھل کے رہو
ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مل کے رہو
ایک ہوجاؤ تو فولاد کی طاقت ہو تم
ساری دنیا کے لیے شمع ہدایت ہو تم
اپنے آبا کی طرح صاحب ایمان بنو
جس پہ اللہ کرے ناز وہ انسان بنو

(مسرور انور)

مشق

سوال نمبر ا۔ نظم "مل کے رہو" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) ہم نے یہ وطن کیسے حاصل کیا؟

(ب) شاعر نے ہمیں کیسا انسان بننے کی تلقین کی ہے؟

(ج) اتحاد و یگانگت کے کیا فائدے ہیں؟

(د) شاعر نے نا اتفاقی کے انجام کو کیسے بیان کیا ہے؟

(ہ) کس طرح اور کن اصولوں پر ہمیں زندگی بسر کرنی چاہیے؟

سوال نمبر 2۔ نظم "مل کے رہو" کے مطابق درست جواب کی نشاندہی کریں

(الف) اس نظم کو حاصل کرتے ہوئے ہزاروں اُجڑے ہیں

(ا) سہاگ (۲) گھر (۳) باغ (۴) پھول

(ب) ہمیں دنیا کے لیے پہچان بننا چاہیے۔

(ا) محبت کی (۲) عزت کی (۳) پیار کی (۴) وقار کی

(ج) ہمیں اصول اپنانے چاہئیں:

(ا) پیار کے (۲) محبت کے (۳) الفت کے (۴) اعتماد کے

(د) اس چمن کو برباد نہ کرو:

(ا) اپنے ہاتھوں سے (۲) اپنی لڑائی سے (۳) بدنامی سے (۴) بے ایمانی سے

(ہ) ہمیں انسان بننا چاہیے جس پر:

(ا) قوم ناز کرے (۲) اللہ ناز کرے (۳) ملت ناز کرے (۴) دنیا ناز کرے

(ز) ہمیں اپنے آبا کی طرح بننا چاہیے:

(ا) صاحب قوت (۲) صاحب قرآن (۳) صاحب ایمان (۴) صاحب وقار

(ش) اپنی قوم ملت کے لیے ہمیں نہیں بننا چاہیے:

(ا) بدامنی کا سامنا (۲) جدائی کا سامنا (۳) ذلت کا سامنا (۴) رسوائی کا سامنا

سوال نمبر 3۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

انسان، ملت، شامل، اصول، لہو، چمن، محبت، تسبیح

سوالنمبر 4۔ نظم "مل کے رہو" کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

(الف) کتنی ------------------ دے کے یہ وطن پایا ہے۔

(ب) اس میں شامل ------------------ کا لہو یاد کرو۔

(ج) تم جو آپس میں لڑو گے تو ------------------ جاؤ گے۔

(د) ------------------ ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے

(ہ) ایک ------------------ کے دانوں کی طرح مل کے رہو

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں

برباد، پھول، ہدایت، دنیا، پیار، لڑائی، شہید، رسوائی

۶۔ نیچے سطر میں دیے گئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ دوسری سطر میں لکھیں، جنھیں قافیہ بھی کہا جاتا ہے۔

چمن، بکھر، سامان، اصول، کھل، ناز، برباد

۷۔ نیچے دیے گئے شعر میں فولاد کی طاقت اور شمع ہدایت سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ تفصیل کے ساتھ ان الفاظ کی وضاحت کریں:

ایک ہو جاؤ، تو فولاد کی طاقت ہو تم
ساری دنیا کے لیے شمع ہدایت ہو تم

۸۔ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کریں۔

قربانی، چمن، وطن، ناز، پیار، دنیا، قوم،، اصول

۹۔ نظم "مل کے رہو" کے مطابق درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

(الف) اس وطن کی تعمیر میں ہزاروں پھول اجڑے ہیں۔ درست/غلط

(ب) متحد ہو جانے سے فولاد جیسی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ درست/غلط

(ج) اس چمن میں غازیوں کا لہو شامل ہے۔ درست/غلط

(د) ہمیں گندم کے دانوں کی طرح مل کر رہنا چاہیے۔ درست/غلط

(ہ) ہمیں آباؤاجداد کی طرح ایمان کی دولت سے مالا مال ہونا چاہیے۔ درست/غلط

۱۰۔ نظم "مل کے رہو" کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

سبق نمبر 6	ملّی وحدت

ملّی وحدت

حامد کو سکول سے روزانہ ایک بجے چھٹی ہوجاتی تھی۔ سکول گھر سے زیادہ دور نہ تھا، اس لیے وہ ڈیڑھ بجے تک گھر پہنچ جاتا تھا۔ آج دو بج چکے تھے مگر ابھی تک خالد گھر نہیں پہنچا تھا، چنانچہ اسکی امی کو تشویش ہورہی تھی، ''حامد کے ابا! ابھی حامد گھر نہیں پہنچا، خیریت ہو۔'' حامد کی امی نے حامد کے ابا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ ''کیوں پریشان ہورہی ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ راستے میں اسکی سائیکل خراب ہوگئی ہو، یا کسی دوست کے ساتھ کہیں چلا گیا ہو۔'' حامد کے ابا نے جواب دیا۔

ابھی یہی باتیں ہورہی تھیں کہ حامد گھر میں داخل ہوا۔ ''بیٹا! کہاں رہ گئے تھے؟'' امی نے حامد کو دیکھتے ہی کہا۔ ''امی! راستے میں شہر بھر کے کالج کے طلبہ احتجاجی مظاہرہ کررہے تھے۔ اس وجہ سے پولیس نے سڑک بند کی ہوئی تھی۔ میں سڑک کی بجائے گلیوں میں ہوتا ہوا بڑی مشکل سے پہنچا ہوں۔'' حامد نے جواب دیا۔ ''بھئی! کیسا مظاہرہ تھا؟'' حامد کے ابا نے پوچھا۔ ''دو دن پہلے جمعے کے دن مسجد اقصیٰ کے باہر اسرائیلی فوجیوں نے ان نہتے فلسطینیوں پر گولی چلادی جو جمعہ کی نماز ادا کرنے مسجد کے باہر جمع ہورہے تھے۔ یہ احتجاج اسی سلسلے میں تھا'' حامد نے جواب دیا۔ ''حامد! جلدی سے منہ ہاتھ دھولو اور کپڑے تبدیل کرکے کھانے کی میز پر آجاؤ۔ کھانا تیار ہے۔'' ''امی میں ابھی آیا''۔ یہ کہہ کر حامد فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کھانا کھاتے ہوئے حامد نے اپنے ابا سے پوچھا: ''اباجان! کچھ اسکے بارے میں بتایئے کہ اسرائیلی، فلسطینیوں پر کیوں ظلم ڈھا رہے ہیں اور ساری دنیا کے مسلمان اسکے مظالم کا منہ توڑ جواب کیوں نہیں دیتے؟'' حامد! کھانا کھانے کے بعد میرے کمرے میں آؤ، میں تمہیں اس بارے میں تفصیل سے بتاؤں گا۔''

کھانا ختم کرنے کے بعد حامد اپنے اباجان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ حامد کے ابا کہنے لگے: ''حامد! دنیا کے جتنے بھی مسلمان ہیں، وہ ایک خدا، ایک رسول ﷺ، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کریں اور تفرقہ بازی سے بچیں۔''

ہماری اسلامیات کی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ امت مسلمہ کی مثال ایک جسم سی ہے، جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے چین ہوجاتا ہے۔'' حامد نے کہا:

''تم درست کہہ رہے ہو۔ دنیا کے کسی خطے مین اگر مسلمان تکلیف میں ہوں تو پوری امت مسلمہ پریشان ہوجاتی ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں۔

اخوت اسکو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیرو جواں بے تاب ہوجائے

یہ طلبہ کا مظاہرہ جس کا تم ذکر کررہے تھے، اسی وجہ سے ہورہا تھا کہ فلسطینی مسلمانوں پر ظلم وستم پاکستان کے مسلمانوں کیلیئے ناقابل قبول ہے۔ اسرائیل ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ظلم وزیادتی پر رکھی گئی ہے۔ فلسطین پر ناجائز قبضہ کرنے کے بعد اسکو بنایا گیا۔ فلسطینی اس ظلم کے خلاف جب احتجاج کرتے ہیں تو اسرائیلی فوجی ان پر گولیاں برساتے ہیں۔ جب عالم اسلام سے اس کے خلاف موثر آواز نہیں اٹھتی تو اسرائیلی حکومت کا حوصلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔'' حامد کے ابا نے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

''ابا جان! کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زیادہ ہونے کے باوجود دنیا کے مختلف علاقوں میں جبر وظلم کا شکار ہیں؟'' حامد نے اپنے اباجان سے پوچھا۔ سوال کا جواب دیتے ہوئے حامد کے ابا کہنے لگے: ''بیٹا! امت مسلمہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ رنگ وخون کے بتوں کی پرستش میں مبتلا ہوکر انتشار کا شکار ہوچکی ہے۔''

''اباجان! کیا مسلمانوں کے اتحاد کے لئے کبھی کوشش نہیں کی گئی؟'' حامد نے پوچھا:

''پہلی جنگ عظیم کے بعد سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کی وحدت ملی کو پہنچا، جس سے انکی فوجی، معاشی اور سیاسی طاقت کو بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اس صورت حال میں عالم اسلام کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے اتحاد کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مصر کے علامہ رشید رضا، افغانستان کے جمال الدین افغانی، ہندوستان کے محمد علی جوہر اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مراکش کے ایف عبدالکریم اور تیونس کے جناب سنیوسی، اسلامی دنیا کے وہ مفکر تھے، جنہوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں

مکہ مکرمہ میں مختلف اسلامی مفکرین کا اجلاس ہوا، جس میں عالم اسلام کے مسائل پر غور و فکر کر کے انکے حل کی تجاویز مرتب کی گئیں۔ اسی اجلاس میں ایک ادارے کی بنیاد رکھی گئی جو موتمر عالم اسلامی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ادارہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں ہے۔

''ابا جان! اس کے علاوہ کوئی اور مسلمانوں کی تنظیم بھی ہے۔ جو عالم اسلام کے مفاد کے لئے کام کر رہی ہو؟'' ''ہاں بیٹا! ''تنظیم عالم اسلامی'' (OIC) جا کے تحت مسلمان ملکوں کی متعدد سربراہی کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ ان کانفرنسوں میں مسلمان ملکوں کے سربراہ، مسلمانوں کو درپیش سیاسی اور معاشی مسائل اور انکے حل پر غور و فکر کرتے ہیں۔''

''ابا جان! اس کے باوجود اسلامی ممالک میں وہ اتحاد نہیں ہے، جس سے اسلام کے دشمن خوف زدہ ہوں۔''

''بیٹا! تم درست کہہ رہے ہو۔ بدقسمتی سے مختلف ممالک کے حکمران اپنے اپنے مفادات کیلئے دشمنوں کے خلاف سینہ سپر ہونے کی بجائے، انکا ساتھ دیتے ہیں مثلاً اسرائیل فلسطینیوں کا دشمن ہے لیکن بعض اسلامی ممالک کے حکمران فلسطینی مسلمانوں کا ساتھ دینے کی بجائے اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اس نا اتفاقی نے ابھی تک عالم اسلام کو ملی وحدت کی منزل تک نہیں پہنچنے دیا۔''

''ابا جان! عالم اسلامی میں حقیقی اتحاد کیسے قائم ہو سکتا ہے؟''

''حامد! اسکے لیے انہیں صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہوگا'' ایسے حکمرانوں سے جان چھڑانی ہوگی جو ملی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں پاکستانی، ایرانی، افغانی، عراقی اور مصری ہونے کے بجائے حقیقی معنوں میں مسلمان بننا ہوگا۔ علامہ اقبالؒ کہتے ہیں:

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

''ابا جان، بہت بہت شکریہ!

آج مجھے پتا چلا ہے کہ اسلامی وحدت کا کیا مطلب ہے اور اسے کس طرح قائم رکھا جا سکتا ہے!''

مشق

ا۔ سبق ''ملی وحدت'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) نبی کریم ﷺ نے امت مسلمہ کو کس چیز سے تعبیر کیا ہے؟

(ب) طلبہ مظاہرہ کیوں کر رہے تھے؟

(ج) اسرائیل کا مسلمانوں کے خلاف حوصلہ کیوں بڑھا ہوا ہے؟

(د) کس ملک کی بنیاد ظلم اور زیادتی پر رکھی گئی ہے؟

(ہ) تین مسلم مفکرین کے نام لکھیے جنھوں نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا؟

۲۔ سبق ''ملی وحدت'' کے مطابق درست جواب کی نشاندہی (ص) سے کریں:

(الف) فلسطینی اس ظلم کے خلاف جب احتجاج کرتے ہیں تو ان پر گولیاں برساتے ہیں:

(۱) امریکی فوجی (۲) برطانوی فوجی
(۳) یونانی فوجی (۴) اسرائیلی فوجی

(ب) مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے:

(۱) ایک ارب سے (۲) بیس ارب سے
(۳) چالیس ارب سے (۴) پچاس ارب سے

(ج) دنیا کے مختلف علاقوں میں ظلم و جبر کا شکار ہیں:

(۱) مسلمان (۲) عیسائی
(۳) نصرانی (۴) ہندوستانی

(د) مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ادارے کا نام:

(۱) یو۔این۔او (۲) یونیسکو
(۳) موتمر عالم اسلامی (۴) یونیسف

(ہ) مسلمان ملکوں کی متعدد سربراہی کانفرنسیں ہو چکی ہیں:

(۱) سارک ممالک کے تحت (۲) اقوام متحدہ کے تحت
(۳) او۔آئی۔سی کے تحت (۴) آرسی ڈی کے تحت

(و) تیونس کے کس مفکر نے مسلمانوں کے اتحاد کا نعرہ لگایا:

(۱) شوکت علی (۲) ایف عبدالکریم
(۳) رشید رضا (۴) سنیوسی

۳۔ دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیں:

تشویش، داخل، مشکل، ظلم، مسلمان، اتحاد، دشمن

۴۔ درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی لکھیں:

تشویش، تعلیمات، مؤثر، رنگ وخوں، ظلم ڈھانا، امت مسلمہ

۵۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

مظاہرہ، تعلیم، وجہ، تجویز، ادارہ، مفاد، عمل، تفصیل، جسم

۶۔ سبق ''ملی وحدت'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

(الف) امت مسلمہ کی بدقسمتی یہ ہے کہ رنگ وخون کے بتوں کی پرستش میں مبتلا ہو کر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا شکار ہو چکی ہے۔

(ب) جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو پورا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بے چین ہو جاتا ہے۔

(ج) کھانا کھاتے ہوئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے ابا جان سے پوچھا۔

(د) مسلمان ایک خدا، ایک رسول ﷺ، ایک کتاب اور ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو مانتے ہیں۔

۷۔ سبق ''ملی وحدت'' کے مطابق درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

(الف) دوسری جنگ عظیم نے سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو پہنچایا۔ درست/ غلط

(ب) اسرائیل ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ظلم وزیادتی پر رکھی گئی۔ درست/ غلط

(ج9 ہمیں ایسے حکمرانوں سے جان چھڑانی چاہیے جو ملی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ درست/ غلط

(د) ہمیں حقیقی معنوں میں مسلمان بننا ہوگا۔ درست/ غلط

(ہ) مسلمان ایک خدا، ایک رسول ﷺ، ایک کتاب اور ایک قبلے کو مانتے ہیں۔ درست/ غلط

۸۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ انکی تذکیر وتانیث واضح ہو جائے۔

تشویش، تعلیمات، زیادتی، حوصلہ، تعداد، منزل

سبق نمبر7	مثالی طالب علم

مخدوم صاحب سکول میں اردو کے استاد ہیں اور بچوں میں بہت مقبول اور ہر دل عزیز ہیں۔ مخدوم صاحب بچوں کو نصاب کے ساتھ زندگی کے بارے میں اچھی اچھی باتیں بھی بتاتے رہتے ہیں۔ اس بار ہفتہ وار بزم ادب میں انہوں نے اپنی جماعت کے بچوں سے کہا آج ہم ایک مثالی طالب علم کی صفات اور خصوصیات پر گفتگو کریں گے، تاکہ آپ سب بھی خود کو ایک مثالی طالب علم بنانے کی کوشش کریں۔ سب طلبہ ہمہ تن گوش ہو گئے۔ جماعت کے مانیٹر طارق نے کوئی سوال پوچھنے کیلئے ہاتھ کھڑا کیا تو مخدوم صاحب نے اسے اشارے سے سوال پوچھنے کی اجازت دی۔

طارق: ''سر مثالی طالب علم کا کیا مطلب ہے؟''

مخدوم صاحب: ''بیٹا! ہم سب سے پہلے آپ کو یہی بتانے والے ہیں کہ مثالی طالب علم کس کو کہتے ہیں۔''

طارق: ''سر! معافی چاہتا ہوں کہ میں درمیان میں بول پڑا۔ ہمیں بتائیں کہ ایک مثالی طالب علم کون ہوتا ہے۔''

مخدوم صاحب: ''مثالی طالب علم ایک ایسے طالب علم کو کہتے ہیں۔ جو اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے دوسرے طالب علموں کے لیے ایک مثال اور نمونہ ہو۔''

سرفراز: ''سر! ہمیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون مثالی طالب علم ہے؟''

مخدوم صاحب: ''ہم سب بچوں سے سوال کریں گے لیکن ضروری ہے کہ پہلے دوسروں کی بات غور سے سنیں، پھر بات کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کریں اور جب دوسرے خاموش ہو جائیں تو پھر بات کریں۔''

تنویر: ''سر! یہ بھی تو ایک مثالی طالب علم کی خوبی ہے کہ وہ دوسروں کی بات غور سے سنے، کسی کی بات نہ کاٹے اور اپنی باری آنے پر بات کرے۔''

مخدوم صاحب: ''شاباش! تم نے بالکل درست کہا۔ یہ بھی مثالی طالب علم کی ایک خوبی ہے۔''

انور: ''سر! آپ ہمیں تفصیل اور ترتیب کے ساتھ بتائیں کہ ایک مثالی طالب علم میں کون سی خوبیاں ہوتی ہیں۔''

مخدوم صاحب: ''پیارے بچو! ہم مسلمان ہیں، اسلئے ہم ایک مسلمان مثالی طالب علم کی صفات آپکو بتاتے ہیں۔''

تنویر: ''جی سر! ضرور بتائیں۔

مخدوم صاحب: ''ایک مسلمان مثالی طالب علم صبح سویرے اٹھتا ہے۔ کلمہ شریف پڑھتا ہے، نماز ادا کرتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔''

عمران: ''سر! ہمارے سکول میں کچھ بچے دوسرے مذاہب سے بھی تو تعلق رکھتے ہیں۔''

مخدوم صاحب: ''جی جی! غیر مسلم بچے بھی مثالی طالب علم ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی صبح سویرے اٹھ کر اپنے مذہب کے بتائے ہوئے نیک طریقوں کے مطابق دن کا آغاز کرتے ہیں۔''

تنویر: ''سر! وقت کی پابندی بھی تو مثالی طالب علم کی اچھی عادتوں میں شامل ہے۔''

مخدوم صاحب: ''کیوں نہیں ؟ مثالی طالب علم اپنے تمام کاموں میں وقت کی پابندی کرتا ہے۔ وقت پر سکول جاتا ہے، وقت پر کھیلتا ہے، وقت پر سکول کا کام کرتا ہے، وقت پر سوتا ہے اور وقت پر اٹھتا ہے۔''

عمران: ''سر! کیا مثالی طالب علم کھیل کود میں بھی حصہ لیتا ہے؟''

مخدوم صاحب: ''ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے کھیل کود بہت ضروری ہے۔ مثالی طالب علم وقت پر کھیلتا بھی ہے۔''

طارق: ''سر میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ایک اچھا طالب علم ایک اچھا انسان، اچھی اولاد، اچھا ہمسایہ اور اچھا شہری ہوتا ہے۔''

مخدوم صاحب: ''ہاں یہ سب خوبیاں ایک مثالی طالب علم میں موجود ہوتی ہیں۔ وہ بزرگوں اور اساتذہ کا احترام کرتا ہے، ضرورت مندوں کے کام آتا ہے اور ملک وقوم کی ترقی کا خواہش مند ہوتا ہے۔''

عثمان: ''سر! کیا ماں باپ کے ساتھ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا، ہمسایوں کا خیال رکھنا، چھوٹے بہن بھائیوں، دوستوں اور ہم جماعتوں کی مدد کرنا بھی مثالی طالب علم کی نشانی ہے؟''

مخدوم صاحب: ''بالکل! ایک مثالی طالب علم یہ سب کام خوش دلی اور خوش اسلوبی سے کرتا ہے۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں، ہمسایوں اور ہم جماعتوں کی پڑھائی میں انکی مدد کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دوسروں کے کام آنا بہت بڑی نیکی ہے۔''

عمران: ''سر! علامہ اقبال نے بھی تو فرمایا ہے نا!:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

مخدوم صاحب: ''واہ واہ! کیا بات ہے۔ پیارے بچو! ایک مثالی طالب علم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وعدے کا پابند، خوش اخلاق، خوش گفتار اور خوش کردار ہو؛ ہمیشہ سچ بولے؛ دیانت دار اور ایمان دار ہو۔''

نادر: ''سر! مثالی طالب علم صاف ستھرا بھی تو رہتا ہے۔''

مخدوم صاحب: ''کیوں نہیں؟ صفائی نصف ایمان ہے۔ ایک مثالی طالب علم خود بھی صاف ستھرا رہتا ہے۔ اپنا لباس، اپنا بستہ، اپنا گھر اور اپنا ماحول بھی صاف ستھرا رکھتا ہے۔ وہ اپنی کتابوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان کو خراب نہیں ہونے دیتا۔''

بلال: ''سر! مثالی طالب علم کی کوئی اور خصوصیت بتائیں۔''

مخدوم صاحب: ''ایک مثالی طالب علم فضول خرچی نہیں کرتا کیون کہ اسراف اور فضول خرچی شیطانی عمل ہے۔ وہ بچت کا عادی ہوتا ہے۔ اپنے جیب خرچ سے بچت کرکے اچھی اچھی کتابیں اور قلم خریدتا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے ماں باپ کا معاشی بوجھ بھی بانٹ لیتا ہے۔''

کامران: ''سر! کیا مثالی طالب علم اپنے جیب خرچ میں سے اپنے دوستوں پر بھی خرچ کرتا ہے؟''

مخدوم صاحب: ''کیوں نہیں؟ مثالی طالب علم جب کوئی اچھی چیز کھاتا ہے تو اس میں اپنے دوستوں کو بھی شامل کرتا ہے۔ وہ خوشی کے موقعوں پر اپنے دوستوں اور بہن بھائیوں کو تحائف بھی دیتا ہے۔

بچو! مثالی طالب علم لالچی اور خود غرض نہیں ہوتا بلکہ اسکے اندر ایثار و قربانی کا جذبہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے۔''

طارق: ''سر! آپ نے آج ہمیں بہت ہی اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں۔ ہم سب بھی کوشش کریں گے کہ اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر کے ایک مثالی طالب علم بن جائیں اور ملک وقوم کا نام روشن کریں۔''

مخدوم صاحب: ''شاباش! اللہ آپ سب کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ پیارے بچو! ایک مثالی طالب علم کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی پوری توجہ پڑھائی پر رکھے۔ اساتذہ کی باتیں غور سے سنے حصول تعلیم میں دل لگا کر محنت کرے اور اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرے تا کہ وہ ان نوجوانوں میں شامل

ہو جائے، جن کے بارے میں ہمارے قومی شاعر علامہ محمد اقبال نے فرمایا ہے:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

مشق

۱۔ سبق ''مثالی طالب علم'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) مخدوم صاحب نے مثالی طالب علم کے حوالے سے گفتگو کب کی؟

(ب) جماعت کے مانیٹر طارق نے کیا سوال کیا؟

(ج) مسلمان مثالی طالب علم کی صفات کیا ہیں؟

(د) عمران نے علامہ محمد اقبال کا کون سا شعر پڑھا تھا؟

(ہ) بچت کے حوالے سے مثالی طالب علم کا رویہ کیا ہوتا ہے؟

۲۔ سبق ''مثالی طالب علم'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی (ص) سے کریں:

(الف) طارق نے مخدوم صاحب سے معافی مانگی:

(۱) دیر سے آنے پر (۲) درمیان میں بولنے پر

(۳) شرارت کرنے پر (۴) جواب نہ دینے پر

(ب) مصرع مکمل کریں، ہیں لوگ وہی:

(۱) ہمارے اچھے (۲) وفا کے قابل

(۳) ہمارے ساتھی (۴) جہاں میں اچھے

(ج) اسراف اور فضول خرچی:

(۱) سے بچنا (۲) بری عادت ہے

(۳) ایک شیطانی عمل ہے (۴) عادت بن گئی ہے

(د) مثالی طالب علم کتابوں کو:

(۱) ہاتھ نہیں لگاتا (۲) پسند کرتا ہے

(خرید لیتا ہے (۴) خراب نہیں کرتا

(ہ) اس سبق میں طالب علموں نے مکالمے میں حصہ لیا:

(۱) سات (۲) آٹھ

(۳) نو (دس)

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

اسراف، ایثار، توفیق، صفات، ترجیح، کمند، مقبول

۴۔ سبق ''مثالی طالب علم'' کے مطابق کالم: الف اور کالم: ب میں ربط پیدا کریں۔

کالم الف	کالم ب
ہفتہ وار	قرآن پاک کی تلاوت
مخدوم صاحب	کھیل کود
مسلمان مثالی طالب علم	بزم ادب
ذہنی اور جسمانی صحت	بہت بڑی نیکی ہے
دوسروں کے کام آنا	قربانی
ایثار	اردو کے استاد

۵۔ سبق ''مثالی طالب علم'' کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

(الف) سب طلبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گوش ہو گئے۔

(ب) جب دوسرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو جائیں تو پھر بات کریں۔

(ج) مثالی طالب علم کے اندر کون کون سی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتی ہیں۔

(د) دوسروں کے کام آنا بہت بڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(ہ) ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۶۔ سبق ''مثالی طالب علم'' کے مطابق درست اور غلط کی نشاندہی کریں:

(الف) مخدوم صاحب بچوں میں بہت مقبول اور قابل شخص تھے۔ درست/غلط

(ب) مخدوم صاحب نصاب سے ہٹ کر بات نہیں کرتے تھے۔ درست/غلط

(ج) مثالی طالب علم کی ایک خوبی مسلسل بولتے رہنا ہے۔ درست/غلط

(د) مثالی طالب علم صرف اپنی ضرورت کو ترجیح دیتا ہے۔ درست/غلط

(ہ) مثالی طالب علم کا اولین فرض اپنی توجہ پڑھائی پر رکھنا ہے۔ درست/غلط

سبق نمبر8	حیاتیات

حیاتیات سے کیا مراد ہے؟

علم حیاتیات کو بیالوجیکل سائنس کہتے ہیں۔ حیاتیات یعنی بیالوجی زندہ چیزوں کے سائنسی مطالعے کا علم ہے۔ لفظ Bioligy یونانی زبان کے الفاظ Bios اور Logos کے ملاپ سے بنا ہے۔ bios کے معنی زندگی اور logos کے معنی سوچ یا تفکر ہیں۔ گویا بیالوجی ایک ایسا علم ہے، جس میں زندگی کے بارے میں غور وفکر سے حاصل ہونے والی معلومات ہوتی ہے۔

سائنسی طریقِ کار:۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہاں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ واضح کر دیا جائے کہ سائنس اور سائنسی مطالعے یا سائنسی طریقِ کار کا کیا مطلب ہے۔ ایک دوسرے سے مربوط اور منظم معلومات کے ایسے مجموعے کو سائنس کہتے ہیں جو غیر جانب دار، غیر جذباتی، محتاط تجربات اور مشاہدات سے حاصل ہوں۔ تمام سائنسی علوم کی بنیاد سائنسی طریق کار پر ہے اور یہ صدیوں کی کوششوں سے سامنے آیا ہے۔ اب اسے نہایت واضح اور تسلیم شدہ مراحل و مدارج کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

سائنسی طریقہ کار کے مطابق کام کرنے کے لیے پہلا مرحلہ بنیادی معلومات کا حصول ہے۔ بنیادی معلومات ایسی معلومات کو کہتے ہیں جو نتائج اخذ کرنے یا قیاس کے لیے بنیاد کا کام کریں اور یہ زیر مطالعہ کے محتاط اور غیر جذباتی و غیر جانب دارانہ مشاہدے سے حاصل ہوتی ہیں۔ DATA یا بنیادی معلومات کو سامنے رکھ کر ایک ابتدائی تقسیم یا مفروضہ وضع کیا جاتا ہے، جس کے لیے استقرائی منطق کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مفروضہ بن جانے کے بعد استخراجی منطق استعمال کر کے اس کے مضمرات اخذ کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگلے مرحلے میں مزید مشاہدات یا تجربات کی مدد سے ان مضمرات کو پرکھا اور جانچا جاتا ہے اور اگر وہ مفروضہ تمام تجربات یا مشاہدات کی رو سے صحیح ثابت ہو جائے تو اسے سائنسی نظریے یا قانون کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر ان مزید تجربات و مشاہدات سے حاصل ہونے والے حقائق مفروضے کے

مضمرات کو غلط ثابت کریں تو مفروضے میں ضروری تبدیلی کی جاتی ہے یا پھر اسے مکمل طور پر مسترد کر کے نیا مفروضہ وضع کر لیا جاتا ہے اور ایک بار پھر تجربات و مشاہدات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تاکہ اس نئے مفروضے کے صحیح یا غلط ہونے کا پتا چلایا جا سکے۔ کسی مفروضے کے نظریہ بن جانے کے بعد بھی اسے دوام حاصل نہیں ہو جاتا بلکہ اگر کبھی متضاد حقائق مناسب تعداد میں سامنے آجائیں تو اسے مسترد بھی کیا جاسکتا ہے۔

حیاتیات کے موضوعات:۔

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ حیاتیات میں جاندارو کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ جانداروں کی خصوصیات، ان کی جماعت بندی یعنی ایک قسم کے جانداروں کا ایک گروپ (جماعت) دوسری قسم کے جانداروں کا دوسرا گروپ، ان کے ایک دوسرے کے ساتھ اور اپنے ماحول کے ساتھ تعلق کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

حیاتیات میں مختلف قسم کے جان داروں کی پیدائش، نشوونما، انحطاط، بڑھاپے اور موت کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں، نیز والدین اور اولاد میں مشابہت جیسے مظاہر اور ان کی وضاحت کے لیے کام کیا جاتا ہے۔ جان داروں کا تنوّع، ان کا ارتقا، انواع کا وجود میں آنا اور پھر معدوم ہو جانا، جان داروں کے انفرادی اور اجتماعی رویے کی تشکیل ان سب مظاہر کے بارے میں غور وفکر کرنا اور ان کے اسباب وحال معلوم کرنا، حیاتیات کے دائرے میں آتا ہے۔

حیاتیات ایک وسیع علم ہے۔ اس میں پودوں کی زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے، جسے باٹنی کہتے ہیں۔ حیوانوں کا مطالعہ حیوانیات کہلاتا ہے۔ نوع انسان کے مطالعہ کو بشریات کہتے ہیں۔ مالی کیولی حیاتیات، مالی کیولی جینیاتی اور حیاتی کیمیا میں زندگی (حیات) کا مطالعہ مالی کیولی سطح پر کیا جاتا ہے مالی کیول سے چھوٹی سطح خلیے کی ہے خلیے کا مطالعہ خلوی حیاتیات کہلاتا ہے۔ خلیوں کے مل کر ایک نظام کی شکل میں کام کرنے کا مطالعہ فعلیات کہلاتا ہے۔ کثیر خلوی سطح پر حیاتیاتی مظاہرہ کا مطالعہ تشریح الاعضا اور ہسٹالوجی میں کیا جاتا ہے۔ جان داروں اور ان کی اولادوں کے باہمی تعلق کا مطالعہ جینیات میں کیا جاتا ہے۔ اپنے فطری ماحول میں رہتے ہوئے جان داروں کا جو رویہ ہوتا ہے اس کا مطالعہ کہلاتا ہے۔ زمین کے علاوہ

دوسرے سیاروں وغیرہ میں حیات کے امکانات کا جائزہ فلکی حیاتیات میں کیا جاتا ہے۔

حیاتیات کی تاریخ:۔

حیاتیات کے ایک علیحدہ علم کے طور پر مطالعے کا آغاز انیسویں صدی کے آغاز میں ہوا، لیکن طب کی ایک شاخ کے طور پر اس کو ارسطو اور جالی نوس، جیسے یونانی مفکرین کے زمانے میں بھی جانا اور پہچانا جاتا تھا۔ یونانیوں کے بعد رومی آئے اور پھر وہ بھی زوال کے اندھیروں میں ڈوب گئے۔ اسلام کا سورج چمکا تو علوم کو پھر سے زندگی ملی۔ مسلمانوں کے زیر اثر علاقوں میں ہر طرح کے علوم کی ترقی کے لیے بے مثال کوششیں ہوئیں۔ ایک عرب سائنس دان الجاحز (متوفی: ۸۶۸) اپنے دور کا ممتاز ترین ماہر حیاتیات تھا۔ عرب مسلمانون کے علاوہ ترک اور ایرانی مسلمانوں نے بھی سائنس کی ترقی کے لیے بڑے بڑے کام کیے۔ مسلمانوں کے بعد جب یورپین اقوام نے علم کے میدان میں سبقت کی تو انیسویں صدی تک خلویات، جرثومیات اور جینیات جیسے خصوصی شعبے پیدا ہو چکے تھے۔ اس کے بعد سے حیاتیات کو ایک الگ مضمون کی حیثیت سے تسلیم کیا جانے لگا۔

حیاتیات کے شعبے:۔

حیاتیات کو عام طور پر دو بڑے شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

۱۔نباتات ۲۔حیوانیات

نباتات پودوں، درختوں، جڑی بوٹیوں وغیرہ کے مطالعہ کا نام ہے اور حیوانیات میں ہر طرح کے حیوانوں کو مطالعہ کا موضوع بنایا جاتا ہے تاہم کچھ جاندار، حیاتیات کے ان دونوں شعبوں میں مکمل طور پر شامل نہیں ہیں، چنانچہ کچھ ماہرین حیاتیات نے نہایت چھوٹے چھوٹے جان دار اجسام کے مطالعے کو خرد حیاتیات کو علمِ حیاتیات کا تیسرا بڑا شعبہ قرار دیا ہے۔ خرد حیاتیات میں زندگی کی تمام خرد بینی اشکال کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے حیاتیات کے ماہرین کو زندگی کے متعلق زیادہ سے زیادہ علم حاصل ہوتا جارہا ہے، ان تینوں شعبوں کے درمیان فرق تیزی سے کم ہوتا جارہا ہے۔

حیاتیات کے مذکورہ بالا بڑے شعبوں کو زیادہ گہری اور عمدہ تحقیق کے لیے دس ذیلی شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ علم تشریح الاعضا کا تعلق جان دار اشیا کی ساخت کے بارے میں علم حاصل کرنے سے ہے۔

حیاتی کیمیا میں ان کیمیائی اجزا اور کیمیائی تعاملات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی ارضی علم میں جان دار اشیا کے مطالعے کے لیے ارضی علوم سے مدد لی جاتی ہے۔ حیاتی ریاضیات میں ریاضی کے علوم کی مدد سے زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ حیاتی طبیعات میں، زندگی کو متاثر کرنے والے طبعی حالات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ماحولیات کا علم:۔

ایکالوجی جان داروں کا ان کے ماحول کے ساتھ تعلق کا مطالعہ ہے۔ حیاتی نفسیات میں جان دار اجسام کی نفسیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ علم الامراض میں جان دار اجسام پر اثر انداز ہونے والی بیماریوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے ان کے اعضا کی ساخت پر کیا اثرات ہوتے ہیں۔ علم فعلیات میں جان دار اجسام کے اجزا کے احوال کا مطالعہ کیا جاتا ہے مثلاً یہ کہ دل کس طرح کام کرتا ہے، اس میں خون کس طرح آتا ہے اور کس طرح پورے جسم کو جاتا ہے، وغیرہ۔

اصول صنف بندی میں جان داروں کو مشابہتوں کی بنیاد پر گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور مشابہتوں کی وضاحت کی جاتی ہے۔

گزشتہ سطور کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ حیاتیات ایک وسیع علم ہے اور جان داروں کی فلاح و بہبود کے لیے اس علم کا حصول ناگزیر ہے۔ انسانوں کے لیے اس علم کی افادیت کے اتنے پہلو ہیں کہ ایک مختصر مضمون میں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔

مشق

سوال نمبر 1۔ سبق ''حیاتیات'' کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) بیالوجی کا لفظ کن دو یونانی لفظوں سے مل کر بنا ہے؟

(ب) سائنسی طریقِ کار کے مطابق کام کرنے کا پہلا مرحلہ کیا ہے؟

(ج) بنیادی معلومات کو سامنے رکھ کر کیا شے وضع کی جاتی ہے؟

(د) پودوں کی زندگی کے مطالعے کے علم کو کیا کہتے ہیں؟

(ہ) مالی کیول سے چھوٹی سطح کس چیز کی ہے؟

(و) الجاحز کا تعلق سائنس کے کس شعبے سے تھا؟

سوال نمبر 2۔ سبق ''حیاتیات'' کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) لوگوس کے معنی ہیں:

(۱) زندگی اور معاشرت (۲) دھوپ چھاؤں

(۳) سوچ یا تفکر (۴) علم وفضل

(ب) مفروضہ وضع کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے:

(۱) استقرائی منطق (۲) استدراجی شعور

(۳) امتزاجی تحقیق (۴) استعماری خیال

(ج) حیاتیات میں کیا جاتا ہے:

(۱) بے جان چیزوں کا مطالعہ (۲) جانداروں کا مطالعہ

(۳) مادی کثافتوں کا مطالعہ (۴) طبعی خصائص کا مطالعہ

(د) کثیر خلوی سطح پر حیاتیاتی مظاہر کا مطالعہ کیا جاتا ہے:

(۱) اناٹومی اور بیٹالوجی میں (۲) ہسٹری فزیالوجی میں

(۳) زولوجی اور بیالوجی میں (۴) فزکس اور کیمیا میں

(ہ) حیاتیات کے علیحدہ علم ہونے کا آغاز ہوا:

(۱) اٹھارویں صدی میں (۲) انیسویں صدی میں

(۳) بیسویں صدی میں (۴) اکیسویں صدی میں

(و) مائیکروبیالوجی کو سمجھا جاتا ہے حیات کا:

(۱) بڑا شعبہ (۲) دوسرا بڑا شعبہ

(۳) تیسرا بڑا شعبہ (۴) چوتھا بڑا شعبہ

(ز) حیاتی کیمیا میں زندگی پر اثرانداز ہونے والے زیر بحث آئے ہیں:

(۱) کیمیائی تعاملات (۲) کیمیائی فشار

(۳) کیمیائی اخراج (۴) کیمیائی شعور

(ح) پیتھالوجی کے علم کا تعلق جاندار اقسام پر اثرانداز:

(۱) بیماریوں سے ہے (۲) موسموں سے ہے

(۳) کنفیوژن سے ہے (۴) مسلکوں سے ہے۔

سوال نمبر 3۔ سبق ''حیاتیات'' کے مطابق درج ذیل جملوں میں درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔

(الف) استخراجی منطق اور استقرائی منطق میں کوئی فرق نہیں۔ درست/غلط

(ب) بشریات کے مطالعے کا تعلق نوع انسان سے ہے۔ درست/غلط

(ج) جان داروں اور ان کی اولادوں کا مطالعہ پیتھالوجی کہلاتا ہے۔ درست/غلط

(د) مالی کیول سے چھوٹی سطح خلیے کی ہے۔ درست/غلط

(ہ) ارسطو اور جالی نوس رومی مفکر تھے۔ درست/غلط

(و) حیاتیات کے دو بڑے شعبے نباتات اور حیوانات ہیں۔ درست/غلط

(ز) ماحولیات کا علم اکالوجی ہے۔ درست/غلط

سوال نمبر 4۔ درج ذیل الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

Taxonomy,Genetics,Cell,DATA;Logos,

سوال نمبر 5۔ سبق ''حیاتیات'' کے مطابق مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) تمام سائنسی علوم کی بنیاد سائنسی ------------------ پر ہے۔

(ب) حیاتیات میں ------------------ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(ج) نوع انسان کے مطالعے کو ------------------ کہتے ہیں۔

(د) الجاحز اپنے دور کا ممتاز ترین ماہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

(ہ) خردحیاتیات علمِ حیاتیات کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بڑا شعبہ ہے۔

(و) حیاتیاتی ریاضیات میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی مدد سے زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(ز) جان داروں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے اس علم کا حصول ناگزیر ہے۔

سوال نمبر 6۔ سبق ''حیاتیات'' کے مطابق اوپر والی سطر کے الفاظ کو نیچے والی سطر کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں:۔

زندگی	Deductive
منطق	Biology
استخراجی	Bios
حیاتیات	Logic
جینیات	Cells
خلیے	Genetics

سبق نمبر9	ہمدردی

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پر آئی
اڑنے چگنے میں دن گذارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک
ہر چیز پہ ہے چھا گیا اندھیرا
سن کر بلبل کی آہ و زاری
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیڑا ہوں اگر چہ میں ذرا سا
کیاغم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل
چمکا کے مجھے دیا بنایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

مشق

سوال نمبر 1۔ نظم "ہمدردی" کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

(الف) بلبل کی اداسی کی وجہ کیا تھی؟

(ب) جگنو نے اپنے آپ کو کیا چیز قرار دیا؟

(ج) بلبل کیا کہہ رہا تھا؟

(د) بلبل کی آہ وزاری کے جواب میں جگنو نے کیا کہا؟

(ہ) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی اس نظم سے کیا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

سوال نمبر 2۔ نظم "ہمدردی" کے مطابق درست جواب کی نشان دہی کریں۔

(الف) بلبل بیٹھا ہوا تھا:

(۱) گھر کی دیوار (۲) درخت کی ٹہنی پر

(۳) مکان کی چھت پر (۴) پھولوں کی ڈالی پر

(ب) بلبل کے آشیانے تک نہ پہنچنے میں رکاوٹ تھیں:

(۱) اندھیرا (۲) شکاری

(۳) تھکاوٹ (۴) لاپروائی

(ج) بلبل نے دن گزارا تھا:

(۱) کھیلنے کودنے میں (۲) اڑنے پھرنے میں

(۳) اڑنے چگنے میں (۴) پھولوں کے پاس بیٹھنے میں

(د) راہ میں روشنی کرنے کو کہا:

(۱) شاعر نے (۲) ایک بچے نے

(۳) ایک اور بلبل نے (۴) جگنو نے

(و) اللہ نے جگنو کو چمکا کر بنایا ہے:

(۱) مشعل (۲) قمقمہ

(۳) دِیا (۴) چراغ

(ز) جہاں میں اچھے لوگ وہی جو:

(۱) خاموش رہتے ہیں (۲) دوسرے کے کام آتے ہیں

(۳) اپنے کام سے کام رکھتے ہیں (۴) جلد سو جاتے ہیں

سوال نمبر 3۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں:

شجر، زاری، مشعل، چگنا، آشیاں، تنہا

سوال نمبر 4۔ درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں:

شجر، ٹہنی، کیڑا، غم، راہ، مشعل، روشنی

سوال نمبر 5۔ نظم "ہمدردی" کے مطابق درج ذیل الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے بنائیں:

(الف) اداس بلبل تھا کوئی بیٹھا

(ب) بلبل کی آہ وزاری سن کر

(ج) کہتا تھا کہ سر پہ رات آئی

(د) مدد کو حاضر ہوں جان و دل سے

(ہ) میں روشنی راہ میں کروں گا

سوال نمبر 6۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ سے ملائیں:

اداس، اندھیرا، آہ، پاس، کام، رات، جان دار

سوال نمبر 7۔ نظم "ہمدردی" کے مطابق مناسب لفظ چن کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ٹہنی پر کسی ---------- کی تنہا (نگر، شجر، ثمر)

(ب) اڑنے ------------------ میں دن گزارا۔ (بیٹھے، مڑنے، چگنے)

(ج) سن کر بلبل کی ------------------ (بے قراری، آہ وزاری، شرمساری)

(د) کیا ------------------ ہے جو رات اندھیری (دکھ، غم، ڈر)

(ہ) آتے ہیں جو کام ------------------ کے۔ (دوسروں، دوستوں، ساتھیوں)

سوال نمبر 8۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

ٹہنی، شجر، تنہا، اداس، آشیاں، آہ، مشعل، جہاں

سوال نمبر 9۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو ہم آواز الفاظ، یعنی قافیے کہتے ہیں۔ سطر: الف میں دیے گئے ہم آواز الفاظ کو سطر: ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

سطر: الف اندھیرا، آشیاں، پاس، ذرا، حاضر، شجر،

سطر: ب مہرباں، آس، ناظر، نگر، سویرا، دعا،

سوال نمبر 10۔ نظم ''ہمدردی'' کے مطابق درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔

(الف) بلبل اداس ہوکر گانے لگا۔ درست/غلط

(ب) بلبل کی اداسی کا سبب گھر سے دوری تھی۔ درست/غلط

(ج) دور ایک جگنو بلبل کی باتیں سن رہا تھا۔ درست/غلط

(د) اللہ نے جگنو کو مشعل دے رکھی ہے۔ درست/غلط

(ہ) جگنو نے بلبل کی مدد کرنے سے انکار کیا۔ درست/غلط

سوال نمبر 11۔ کالم: الف میں درج فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کر کے کالم: ب میں لکھیں

کالم: الف	کالم: ب
نئی سڑک بنائی گئی	
سوال حل کیا گیا	
نیا موبائل فون خریدا گیا	
دودھ پیا جائے گا	
دو سورنز بنائے گئے	

سوال نمبر 12۔ مندرجہ ذیل لاحقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

لاحقے	الفاظ
پسند	
مند	
پرست	
گیر	

فیضِ رضا پبلی کیشنز کی مطبوعات

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمیں قرآن مجید کی اشاعت میں کئی منفرد اعزاز حاصل ہیں۔

1- تلاوت اور فہمِ قرآن مجید کو انتہائی آسان بنانے والا نسخہ لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کیساتھ، مختلف رنگوں میں دستیاب ہے۔ اب قرآن حکیم پڑھنا مشکل نہیں رہا۔ معمولی اُردو پڑھنے والے بھی آسانی سے قرآن حکیم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔

2- حفاظِ کرام کی آسانی کیلئے متشابہات کے ساتھ قرآن حکیم کی اشاعت۔

3- NOOR-UL-IRFAAN
with the English Translation of
KANZUL-IMAAN
By:
Moulana Mohammad Hoosain Mukaddam

4- A translation of the Holy Quran in simple, idiomatic English
KANZUL-IMAAN
By:
Aqib Farid alQadri

5- القرآن الحکیم براہوی معنیٰ کنزالایمان (براہوی زبان)

6- القرآن الحکیم فی ترجمۃ کنزالایمان (پشتو زبان)

7- بیاضی قرآن حکیم کی اشاعت کا منفرد اعزاز۔

8- مبتدی کیلئے جدید انداز میں مختلف رنگوں میں رحمانی قاعدہ تجویدی قواعد کیساتھ۔

9- شرح اسماء الحسنیٰ مع شرح اسماء المصطفیٰ ﷺ ایک کتاب میں یکجا۔

10- سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مصطفائی معاشرہ کی تشکیل۔ (مقالاتِ سیمینار)

11- نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور تعلیمات کی روشنی میں احترامِ آدمیت۔ (مقالاتِ سیمینار)

12- حضرت امام اعظم ابُو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی بصیرت اور اسلامی معاشرہ کی تشکیلِ جدید۔ (مقالاتِ سیمینار)

13- نفحاتِ سیرت پروفیسر ڈاکٹر اسحاق قریشی

14- نفحاتِ تصوف پروفیسر ڈاکٹر اسحاق قریشی

15- نماز سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں (سوالاً جواباً)۔

16- شرح عقائد نسفی

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد
کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالیشان
ارضِ پاکستان !
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سر زمین کا نظام
قوتِ اخوتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت
پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال
رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی ،شانِ حال
جانِ استقبال !
سایۂ خُدائے ذوالجلال



حفیظ جالندھری

Al-Baghdad Printers PAK
E-Mail: ab_printers007@yahoo.com
Tell: +92-41-8788807